اس مقابلہ کے لئے تین مقاموں میں سے جو مقام بھی خلیفہ قادیان منظور کریں ہمیں منظور ہے۔ بٹالہ۔ امرتسر اور لاہور۔ سنو! ؎

ہم وہ نہیں کہ دور سے باتیں کیا کریں
ہم وہ نہیں کہ دون کی بیٹھے لیا کریں
دعوے اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھائیے
اپنا تو ہے یہ قول کہ آئے ہیں آئیے

سلسلہ مضامین معماریہ ۱

دلائل مرزا

دلیل نمبر ۱

کسوف مرزا

بقلم منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری

یادش بخیر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی عجیب دل و دماغ، گوناگوں صفات، سراپا بے نظام کلام کے 'الک' صاحب' اور وارث تھے۔ آپ کے ملفوظات سے واقفیت رکھنے والے اصحاب جانتے ہیں کہ ابتداءً آپ ایک معمولی مناظر خادم اسلام کی شکل میں نمودار ہوئے۔ بڑھتے بڑھتے مجدد۔ ملہم۔ محدث۔ متکلم بنے۔ اس پر بھی صبر نہ آیا تو مثیل مسیح بلکہ خود مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا۔ اس کے ساتھ ہی جزوی، ناقص، مجازی، مثالی، ظلی، بروزی نبوت پر بھی قبضہ کیا۔ اس سے ذرہ ترقی کی تو مسند رسالت غیر تشریعی پر متمکن ہو کر حضرت یحییٰ و زکریا وغیرہ انبیاء کے ہم پلہ ہونے کا فرمان جاری کیا۔ پھر صاحب شریعت نبی بنے اور محمد ثانی کہلائے۔ اور ترقی کی تو جری اللہ فی حلل الانبیاء کا الہام اُتار کر جامع النبیین ہونے کا اعلان کیا۔ کہیں کہیں ابن اللہ بلکہ ظلی خدا[1]، بلکہ سچ مچ خدا بنے۔ صاحب کن فیکون، مختار احیاء و اماتت[2] ہونے کا دعوے کیا۔

[1] آئینہ کمالات ۱۲ [2] خطبہ الہامیہ ۱۲

مختصر یہ کہ آپ کے دعاوی عجیب معجون مرکب تھے جن کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا بالکل درست ہے کہ ؎

نہ پہنچا ہے نہ پہنچیگا تمہاری ظلم کیشی کو!
اگرچہ ہو چکے ہیں تم سے پہلے فتنہ گر لاکھوں

ان کے ان بلند بانگ دعاوی کو دیکھتے ہوئے جب ان کی ان دلائل پر نظر پڑتی ہے جو انہوں نے اپنی صداقت پر پیش کی ہیں، تو انصاف سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ اسقدر لغو، لچر، سخیف اور بودی ہیں کہ ہر صاحب دانش انہیں سنتے ہی بیزار ہو جاتے۔ مثال کیلئے ان کی یہ دلیل ملاحظہ ہو کہ انہوں نے اپنی جائے سکونت کو اپنے نام کے ساتھ شامل کرتے ہوئے "غلام احمد قادیانی" کے اعداد بحساب جمل ۱۳۰۰ بتاکر اپنا سنہ بعثت اور زمانہ ماموریت "چودھویں صدی کا شروع" لکھا ہے۔(جل جلالہ) (ازالہ صفحہ ۱۸۵)

مگر اسی ازالہ اوہام میں آیت اِنَّا عَلٰی ذَھَابٍ بِہٖ لَقَادِرُوْنَ سے اسی حساب جمل کی رو سے ۱۲۷۴ عدد نکالکر اپنا سنہ بعثت ۱۲۷۴ھ لکھا ہے (ازالہ صفحہ ۶۷۵) یہ اس بات کا صریح اور واضح ثبوت ہے کہ آپ کی پہلی دلیل بھی من گھڑت تھی اور یہ دوسری بھی طبع زاد۔ دراصل آپ پرلے سرے کے بھولنے والے تھے۔

ان کی ایسی ایسی پُر پیچ چالاکیوں کو دیکھتے ہوئے خاکسار راقم الحروف نے یہ ارادہ کیا ہے کہ ان کی تمام دلائل پر ایک مبسوط اور مدلل مضمون لکھا جائے جس میں ان کی تمام اندرونی و بیرونی اُستادیوں کو طشت از بام کرکے انہیں ان کی اصلی شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا جاوے۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

سب سے پہلے میں ان کی اس دلیل کو لیتا ہوں جس کے بیان کرتے میں انہوں نے اپنی کئی ایک تصنیفات مثل نور الحق۔ تحفہ گولڑہ۔ تریاق

القلوب ۔ نزول المسیح ۔ اعجاز احمدی ۔ براہین احمدیہ جلد پنجم ۔ ایام الصلح ۔ تذکرۃ الشہادتین ۔ ضمیمہ انجام آتھم ۔ حقیقۃ الوحی ۔ اربعین وغیرہ اور اخبار الحکم ۔ البدر وغیرہ کے صفحوں کے صفحے سیاہ کر دئے ہیں ۔ اور جس کو عموماً مرزائی مناظر ہر ایک مناظرے میں پیش کیا کرتے ہیں ۔ یعنی چاند اور سورج کا ان کے دعوے کے وقت رمضان میں گرہن ہونا ۔

اس دلیل کے بیان کرنے میں متوفی نے بڑی جسارت اور دلیری سے کام لیا ہے ۔ پہلے تو ایک موضوع قول کو جو دارقطنی میں درج ہے حدیث رسول علیہ السلام بنایا ہے ۔ پھر اس میں بھی حسب اقتضاء وقت و منشاء خود تصرف کیا ۔ کہیں الفاظ کو مروڑا ، کہیں معانی میں ہیر پھیر کیا جس کا مفصل ذکر آگے ہوگا انشاء اللہ ۔

اہل علم حضرات سے مخفی نہیں کہ دنیا میں ہمیشہ سے چاند اور سورج کو گرہن ہوتا رہا ۔ ماہرین علم ہیئت ونجوم نے اپنے حساب و مشاہدہ کی بنا پر اندازہ لگا کر گرہن کے اوقات تحریر کئے ہیں ۔ سالانہ جنتریوں ، ڈائریوں میں ہر سال کے گرہنوں کی تاریخ بقید وقت قبل از وقوع درج ہوتی ہے جو بالکل صحیح نکلتی ہے ۔

پرانی شہادتوں کو نقل کرنے کی ضرورت نہیں ۔ خود مرزا صاحب کی زندگی میں تین دفعہ ماہ رمضان شریف کے اندر چاند اور سورج گرہن کا اجتماع ہوا ۔ جن میں دو دفعہ تو ہمارے ملک ہندوستان ہی میں ہوا ۔ اور ایک دفعہ امریکہ میں ۔ ہندوستان میں پہلا اجتماع گرہنوں کا ماہ رمضان کے اندر ۱۸۵۱ء میں ہوا ۔ یعنی تیرہ جولائی ۱۸۵۱ء مطابق ۱۳ رمضان ۱۲۶۷ھ کو چاند گرہن اور اٹھائیس جولائی مطابق ۲۸ رمضان کو سورج گرہن ہوا ۔ اس گرہن کے وقت مرزا جی کی عمر بہت تھوڑی تھی ۔

اس کے بعد دوسرا اجتماع گرہنوں کا ماہ رمضان میں ۱۸۹۴ء

مطابق ۱۳۱۱ھ کو امریکہ میں ہوا۔ (اس گرہن کا امریکہ میں ہونا مرزاجی کو مسلّم ہے۔ دیکھو حقیقۃ الوحی) ہندوستانی جنتریوں میں اس کی تاریخ ۲۱۔ مارچ مطابق ۱۳۔ رمضان چاندگرہن اور مورخہ ۶۔ اپریل مطابق ۲۸ رمضان سورج گرہن درج ہے۔ یہی وہ گرہن ہے جس سے مرزاجی نے ضمیمہ انجام آتھم و حقیقۃ الوحی وغیرہ کتب میں اپنی صداقت پر تمسک کیا ہے۔ مگر چالاکی یہ کی ہے کہ اس امریکہ میں ہونے والے گرہن کی تاریخ ہندوستان میں رہتے ہوئے بجائے ۱۲ رمضان کے ۱۳ رمضان لکھی ہے جو ایک نہایت ہی مخفی اور باریک مغالطہ ہے جس کا ذکر آیندہ ہوگا۔

تیسرا اجتماع ماہ رمضان میں چاند سورج گرہن کا ہندوستان میں ظہور رہوا۔ یعنی مورخہ ۱۱۔ مارچ ۱۸۹۵ء مطابق ۱۳۔ رمضان ۱۳۱۲ھ کو چاند گرہن اور مورخہ ۲۶ مارچ مطابق ۲۸ رمضان کو سورج گرہن ہوا۔

ناظرین کرام غور فرمائیں کہ جب اس قلیل سی مدت یعنی پینتالیس سال میں تین دفعہ ماہ رمضان میں چاند اور سورج گرہن کا اجتماع واقع ہوا ہے تو جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کئے دفعہ ایسا ہوا ہوگا۔ پس ایسے معمولی واقعات سے کسی مدعی نبوت کے صدق پر شہادت قائم نہیں ہوسکتی۔ یہی وجہ ہے کہ آجتک کبھی کسی صادق مدعی نے ایسے واقعات سے اپنی صداقت پر دلیل قائم کرنا تو کجا، معمولی لگاؤ بھی اپنے سوانح حیات کا نہیں بتایا۔ بلکہ برعکس اس کے حدیث صحیح میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے فوت ہوئے تو اسی دن گرہن ہوا۔ بعض صحابہ نے اس گرہن کو حضور کے جگر گوشہ کی وفات کے سبب وقوع پذیر ہونا کہا۔ تو آپ نے فرمایا گرہن کا وقوع میں آنا کسی کی موت حیات کی وجہ سے نہیں ہے۔ بلکہ یہ آیات اللہ سے ایک آیت ہے۔ جب اسے دیکھو تو نماز پڑھو (مسلم شریف) پس معلوم ہوا کہ جو شخص اس قسم کے گرہن کو اپنی صداقت کیلئے

گواہ بناتا ہے وہ ہرگز ہرگز صادق نہیں ہے۔ دوسرے اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کسوف خسوف کو کسی کی پیدائش یا موت کے متعلق نہیں ٹھیراتے۔ لہٰذا اس کے خلاف اگر کوئی شخص کسی موضوع قول سے تمسک کر کے کہے کہ نبی صلعم نے کسوف خسوف کو مہدیؑ کی علامت مقرر فرمایا ہے۔ تو وہ شخص یا تو جاہل ہوگا یا بد دیانت۔

اب میں اس تمہید سے گذر کر وہ روایت نقل کرتا ہوں جس سے مرزا جی نے استدلال کیا ہے۔ وہو ہذا۔

عن عمرو بن شمر عن جابر عن محمد بن علی قال ان لمھدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ ولم تکونا منذ خلق اللہ السمٰوات والارض۔ (دارقطنی)

"ہمارے مہدی کے دو نشان ہیں جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کبھی وقوع میں نہیں آئے۔ رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند گہن ہوگا اور اس کے نصف میں سورج گرہن۔ جب سے خدا نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے یہ کبھی نہیں ہوئے"

ناظرین! قبل اس کے کہ میں اسی روایت پیش کردۂ مرزا سے اُن کے وقت واقع ہونے والے گرہن کا سراسر خلاف وقوع پذیر ہونا ثابت کروں، پہلے آپ کو اس روایت کا حال بتانا چاہتا ہوں۔

یہ قول جس کو مرزا صاحب نے حدیث نبوی ٹھیرایا ہے محمد بن علی کا قول ہے نہ کہ حدیث مصطفےٰ۔ جو از روئے سند بھی نہایت غیر معتبر ہے۔ اس کی پہلے راوی عمرو بن شمر کو محدثین نے کذاب، منکر الحدیث، متروک الحدیث، لیس بشئ۔ یشتم الصحابہ ویروی الموضوعات عن الثقات۔ لا یکتب حدیثہ تحریر فرمایا ہے۔ (دیکھو میزان الاعتدال)

دوسرے راوی جابر (نہ معلوم کونسا جابر ہے۔ اگر یہ جابر جعفی ہے تو اس)

کو تہذیب التہذیب میں حضرت امام اعظمؒ کے قول سے کذاب لکھا ہے۔

تیسرے راوی محمد بن علی ہیں۔ معلوم نہیں یہ کون صاحب ہیں۔ مرزا جی کہتے ہیں کہ محمد بن علی سے مراد امام باقرؒ ہے۔ اگر بالفرض یہی مان لیا جاوے تو چونکہ عمرو بن شمر کے متعلق محدثین نے یروی الموضوعات عن الثقات یعنی جھوٹی روایات کو ثقہ لوگوں کے نام پر روایت کرنے والا تحریر کیا ہے اس لئے ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ یہ امام باقر کی روایت نہیں ہے بلکہ اُسی کذاب کی بناوٹ ہے۔

الغرض اوپر کی تحقیق سے صاف ثابت ہو گیا کہ یہ قول سند کے لحاظ سے بالکل غیر مستند ہے۔ لہذا اس سے استدلال کرنا جائز نہیں۔ لیکن اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جائے کہ یہ محمد بن علی کا ہی قول ہے تو بڑے سے بڑا یہ اُن کا کشف کہا جاویگا نہ رسول اللہ کی حدیث۔ مگر مرزا صاحب لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کو اس کو حدیث رسول لکھتے ہیں۔ پھر اس پر جو دلیل پیش کرتے ہیں وہ مغالطہ در مغالطہ ہے۔ ناظرین! پہلے ان کی دلیل ملاحظہ ہو جو یہ ہے۔

"حدیث ان المھدینا آیتین اس لئے مرفوع متصل ہے کہ اس میں غیب کی خبر دی گئی ہے (اور چونکہ) آیت لا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول × × × علم غیب صحیح وصاف کا رسول پر حصر کرتی ہے جس سے بالضرور متعین ہوتا ہے کہ × × × حدیث بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔" (حاشیہ صفحہ ۲۹ تحفہ گولڑہ)

مرزا جی کا یہ انوکھا استدلال کئی وجوہ سے باطل ہے۔

(۱) میں ثابت کر چکا ہوں کہ یہ روایت ہی موضوع ہے۔ اور اگر صحیح بھی ہوتی تو بڑے سے بڑا محمد بن علی کا کشف متصور ہو گا نہ کہ حدیث رسول علیہ السلام۔ اور کشوف کے متعلق مرزا صاحب کا عقیدہ ہے کہ

"کشف تو ایک ہندو کو بھی ہو سکتا ہے بلکہ ایک دہریہ بھی جو خدا کو نہ مانتا

ہو وہ بھی اس میں کچھ نہ کچھ کمال حاصل کر لیتا × × کیونکہ کشف تو ایک فطرتی خاصہ انسان کا ہے اور ریاضت سے یہ حاصل ہو سکتا ہے خواہ کوئی کرے کیونکہ فطرتی امر ہے جیسے کوئی اس میں مشق اور محنت کریگا ویسے ویسے اس پر حالتیں طاری ہونگی × × دیکھا ہو گا کہ سچی خوابیں بعض فاسق اور فاجر لوگوں کو بھی آجاتی ہیں۔ پس جیسے ان کو سچی خوابیں آتی ہیں ویسے ہی زیادہ مشق سے کشف بھی ان کو ہو سکتے ہیں حتے کہ حیوان بھی صاحب کشف ہو سکتا × × ہمارے ہاں ایک چوڑھی خاکروبہ آتی ہے وہ بھی سچی خوابوں کا ایک سلسلہ بیان کیا کرتی ہے۔" (الحکم ۵ جلد ۱۲ - ۱۸ جنوری ۱۹۰۸ء)

پس معلوم ہوا کہ بقول مرزا صاحب کشف ایک طبعی خاصہ انسان ہے جو محنت و ریاضت سے حاصل ہو سکتا ہے۔ حتے کہ حیوان بھی صاحب کشف ہو سکتا ہے۔ لہذا خود انہی مرزا صاحب کا ایک کشف کو حدیث رسول ٹھیرانا باطل ہے۔

(۳) اگر بفرض محال اس کو الہام الٰہی ہی مانا جائے تو بھی مرزا صاحب کے مندرجہ ذیل قول کی رد سے ان کا اس کو حدیث نبوی بتانا غلط ہے سنئے مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

" ہر ایک فرقہ کے لوگ خوابیں دیکھتے ہیں اور بعض خوابیں سچی بھی نکلتی ہیں بلکہ بعض فاسقوں فاجروں اور مشرکوں کی بھی خوابیں سچی ہیں اور الہام بھی ہوتے ہیں۔" (چشمۂ معرفت صفحہ ۳۰)

جب مرزا جی مشرکین کو بھی صاحب الہام مانتے ہیں۔ تو کیا ایک مومن آل رسول کا ملہم ہونا ان کے نزدیک ناجائز اور مستبعد ہے؟ اگر جواب ہو کہ نہیں۔ تو ان کا اس روایت کو حدیث رسول لکھنا صریح کذب ہے۔ کیونکہ یہ روایت اگر ان کی ہی تسلیم کیجائے تو بڑے سے بڑا ان کا الہام گنا جاویگا نہ کہ حدیث محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ پھر لطف یہ کہ بلحاظ سلسلہ سند کے بھی یہ مرفوع متصل نہیں ہے۔ پس کسی کشف صحیح یا الہام شخصی کو بوجہ اس کے کہ اس میں غیب

کی خبر ہے حدیث رسول قرار دینا ظلم عظیم ہے۔

(۳) مرزا صاحب خود ایام الصلح اُردو صفحہ پر مانتے ہیں کہ" کسوف خسوف × × امام باقر سے مہدی کا نشان قرار دیا گیا ہے" اور دوسری طرف انہوں نے ہی آیت لا یظہر علی غیبہ احداً الخ اس پیشگوئی کو اخبار نبوی لکھا ہے۔ پس نتیجہ ان ہر دو اقوال کا صاف ہے کہ مرزا جی کی نزدیک امام باقر رسول خدا تھے۔ (نعوذ باللہ)

مرزائی بزرگو! کیا کہتے ہو؟ سنو! یا تو امام باقر کو رسول مانو یا مرزا کو غلط گو۔ اگر کہو کہ امام باقر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بیان کی ہے تو اس کا ثبوت پیش کرو۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اس روایت کو مرفوع ثابت کرنا تو کجا تمام دنیا بھر کے مرزائی عالم ملکر امام باقر کا قول بھی ثابت نہ کر سکینگے۔ اگر کسی میں ہمت ہے تو کر دکھائے۔

(۴) اگر یہ صحیح ہے کہ جو پیشگوئی بھی سچی نکلے وہ ضرور بر ضرور رسول ہی کی ہوتی ہے۔ تو مرزا صاحب کے مندرجہ ذیل قول کے رد سے جھوٹے کاہن بھی رسول ماننے پڑینگے۔ سنو! مرزا جی فرماتے ہیں۔

"یاد رہے کہ وہ کاہن بھی جو عرب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے بکثرت تھے × × ان کی بعض پیشگوئیاں سچی بھی ہوتی تھیں" (ص ۱۷ ضرورۃ الامام)

بھائیو! انصاف کرو کہ جب مرزا صاحب مانتے ہیں کہ بعض جھوٹے کاہن بھی اپنی پیشگوئیوں میں سچے نکلے۔ تو ان کا آیت لا یظہر علی غیبہ احداً سے استدلال کر کے ہر پیشگوئی مبنی بر غیب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر کرنا کسقدر دھوکہ، فریب، افترا، بہتان ہے۔

(۵) خود مرزا صاحب نے ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ کی پیشگوئی (جسمیں ایک لڑکے کی پیدائش سے خبر دی ہے کہ وہ خاتم اولاد بنی نوع انسان ہوگا) کو اپنے

پرچسپاں کیا ہے۔ (دیکھو حاشیہ صفحہ ۲۵ تحفہ گولڑہ)

اسی طرح شہادۃ المسلمین میں شاہ نعمت اللہ کی پیشگوئی اپنے پرچسپاں کی ہے۔ نیز بہت سے دیگر بزرگوں کی پیشگوئیاں اپنے لئے بتائی ہیں۔ کیا یہ سب کے سب بزرگ مرزا جی کے اس اصول سے کہ جو غیب کی خبر دے وہ رسول ہوتا ہے۔ یا صرف رسول ہی پر غیب ظاہر کیا جاتا ہے۔ مرزا صاحب کے نزدیک رسول یا نبی تھے ؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو اس دارقطنی کی روایت کو بوجہ مشتمل بر غیب ہونے کے حدیث رسول قرار دینا کسطرح درست ہوسکتا ہے

ناظرین کرام! یہاں تک تو مرزا صاحب کے اس انوکھے استدلال کا پُر از کذبات ہونا ظاہر کیا گیا ہے۔ اب میں خاص اس روایت کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

مرزا صاحب کا اس روایت سے تمسک کرنا بوجوہات ذیل باطل ہے۔

(**اوّل**) اس میں کسوف خسوف کو مہدی کی علامت بتایا گیا ہے۔ مگر مرزا صاحب امام مہدی کے متعلق تمام احادیث کو غیر مستند اور ناقابل اعتبار کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو ان کی مندرجہ ذیل تحریرات۔

(الف) "پھر مہدی کی حدیثوں کا یہ حال ہے کہ کوئی بھی جرح سے خالی نہیں۔ اور کسی کو بھی صحیح حدیث نہیں کہہ سکتے۔"[سلہ] (صفحہ ۲۰۸ حاشیہ حقیقۃ الوحی)

(ب) "ہاں ساتھ اس کے جیسا کہ تمام محدثین کہتے ہیں میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جسقدر حدیثیں ہیں تمام مجروح و مخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں صحیح نہیں۔ جسقدر افترا ان حدیثوں میں ہوا ہے کسی اور میں ایسا

سلہ ناظرین کرام ملاحظہ فرمائیں یہاں کیسے صاف الفاظ میں مہدی کی احادیث کو درجہ صحت سے گری ہوئی بتایا ہے۔ مگر اپنے مطلب کیلئے ایک معمولی قول کو حدیث نبوی ٹھیرانیکی غرض سے قرآن مجید کی آیت سے استدلال کر کے لوگوں کو مغالطہ دیا۔ اور مزا یہ کہ وہ قول بھی اسی مہدی کے متعلق ہے۔ جیسا کہ ناظرین ملاحظہ کر چکے ہیں ۱۲ منہ

نہیں ہوا۔" (صـ۱۸۱ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

پس جبکہ مرزا صاحب کے نزدیک بلکہ بقول ان کے تمام محدثین کے نزدیک مہدی کے متعلق ایک بھی حدیث صحیح نہیں ہے۔ تو یہ روایت دارقطنی والی بھی چونکہ مہدی کے ہی متعلق ہے لہذا ان کا اس سے تمسک کر کے اپنی سچائی کے لئے دلیل بنانا نہ صرف ان کے اقوال کے خلاف ہے بلکہ اس سے ان کا نہایت درجہ خودغرض ہونا ثابت ہوتا ہے۔

(دوم) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام مہدی کا نام اپنے نام جیسا اور ان کے والد کا نام اپنے والد کے نام جیسا بتلایا ہے۔ نیز امام مہدی کا خُلق اور خَلق میں اپنی مانند ہونا فرمایا ہے۔ اور جناب مرزا صاحبؑ نے اس حدیث کو صحیح مانا ہے۔ ملاحظہ ہو ان کی عبارت ذیل۔

"اس ہماری بات کو وہ حدیث بھی تائید دیتی ہے جو مثیل مصطفےٰ کی نسبت ایک پیشگوئی ہے جس کو دوسرے لفظوں میں مہدی کے نام موسوم کرتے ہیں۔ کیونکہ اس حدیث میں ایسے لفظ ہیں جن سے بصراحت پایا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیشگوئی میں اپنے ایک مثیل کی خبر دے رہے ہیں کیونکہ وہ فرماتے ہیں کہ وہ مہدی خلق اور خلق میں میری مانند ہوگا۔ لوا ما اسمہ اسمی اسم ابیہ اسم ابی۔ یعنی میرے نام جیسا اس کا نام ہوگا اور میرے باپ کے نام کی طرح اس کے باپ کا نام۔" (صـ۱۴۷/۱۴۸ ازالہ اوہام)

ناظرین کرام غور فرمائیں اپنے آپ کو مثیل مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیرانے کیلئے تو حدیث مہدی کو تسلیم کر لیا۔ مگر جب اعتراضوں کی بوچھاڑ ہوئی تو مہدی کے متعلق تمام احادیث کو مجروح و مخدوش قرار دیکر درجہ اعتقاد سے ساقط کر دیا۔

خیر یہ تو ان کا ایک معمولی سا مغالطہ ہے جو ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے بہرحال ازالہ اوہام کی مرقومہ بالا عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا جی ہرگز

ہرگز مہدی موعود نہیں۔ کیونکہ ان کا نام مہدی کے نام کا سا اور ان کے والد کا نام مہدی کے والد بزرگوار کے نام کا سا نہیں تھا۔ باقی رہا خلق میں نبی صلعم کی مانند ہونا' سو اس کے لئے زیادہ لکھنے کی حاجت نہیں ہے صرف ایک ہی بات بطور مثال عرض کئے دیتا ہوں۔ وہ یہ کہ مرزا جی نے اپنی پیدائش توأم بتائی ہے یعنی جوڑے پیدا ہوئے تھے۔ ایک لڑکی جس کا نام جنت بی بی تھا اور دوسرے خود بدولت جیسا کہ اُنہوں نے خود لکھا ہے۔

"قرآن اور توریت سے ثابت ہے کہ آدم بطور توأم[1] پیدا ہوا تھا۔ اور براہین احمدیہ میں آج سے بائیس برس پہلے میری نسبت خدا تعالےٰ کی وحی شائع ہو چکی ہے کہ اردت ان استخلف فخلقت آدم الخ اس میں بھی اشارہ پایا جاتا ہے کہ اول میں بھی (آدم) توأم تھا اور آخر میں بھی (مرزا) توأم۔ اور میرا توأم پیدا ہونا اور اول لڑکی اور بعد میں اسی حمل سے میرا پیدا ہونا تمام گاؤں کے بزرگ سال لوگوں کو معلوم ہے"

(ص۱۶۰ ضمیمہ تریاق ص۳)

اس عبارت میں اول تو یہ صریح جھوٹ ہے کہ آدم توأم پیدا ہوا تھا۔ قرآن اور حدیث سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہے۔ دوسرا عجیب امر اس میں یہ ہے کہ اسی براہین احمدیہ کے اسی الہام اردت آدم الخ سے اسی کتاب تریاق القلوب کے ص۶۷ پر لکھا ہے کہ اس الہام میں مجھے ایک بیوی کا وعدہ دیا گیا ہے جس سے نیا خاندان شروع ہوگا۔

ناظرین کرام انصاف فرمادیں کہ کیا ایسا شخص بھی ملہم ہو سکتا ہے جو ایک وقت اپنا مطلب سیدھا کرنے کو الہام یاآدم اسکن انت وزوجک الجنۃ سے مراد اپنی پیدائشی ندرت ظاہر کرنے کو زوجک الجنۃ سے مراد اپنی ہمشیرہ بتادے۔ پھر اسی الہام سے ایک وقت

[1] جو دو بچے ایک دفعہ ہی پیدا ہوں اُن کو عربی میں "توأم" اور ہندی میں جوڑا کہتے ہیں ۱۲ (مرقع)

زوجک الجنۃ سے مراد اپنی زوجہ بتلا کر لوگوں کو مغالطہ دے کہ دیکھو آج سے بائیس برس پہلے ہی خدا نے خبر دے رکھی ہے۔

لطف پر لطف ملاحظہ ہو کہ آپ اس الہام کو ایک اور طرح بھی سچا ثابت کر چکے ہیں۔ وہ اسطرح کہ بوجہ خوف زلازل جب آپ نے مکان کو چھوڑ کر باغ میں جا ڈیرا جمایا۔ تو اخبار "بدر"[له] میں لکھا گیا تھا کہ

" الہام یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ پورا ہوگیا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود جنت یعنی باغ میں براج رہے ہیں" (جل جلالہ)

گو یہ مضمون آپ کے مریدوں کا ہے مگر چونکہ ان کی زندگی میں نیز ان کے الہام کی تصدیق میں شائع ہوا ہے اس لئے یہ حدیث تقریری کے حکم میں ہے، اس کے علاوہ خود مرزا جی نے مریدوں کے کاموں کو پیروں کا کام ٹھیرایا ہے (دیکھو ازالہ اوہام صـــ) اس لئے بھی یہ فقرہ آپ کی طرف منسوب ہو سکتا ہے۔

اوپر کی عبارت سے معلوم ہوا کہ مرزا جی توام پیدا ہوئے۔ حالانکہ حضور رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اس طرز پر نہ ہوئی تھی اسلئے مرزا جی خلق میں آپ کی مانند نہیں ہو سکتے۔

اس کے علاوہ احادیث میں جو حلیہ مبارک حضرت رسول کریم صلعم کا مندرج ہے۔ نیز آپ کا حسن و جمال مرقوم ہے۔ اس کے مقابلہ پر تو مرزا جی کے متعلق ہم بآواز بلند کہتے ہیں ؎

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

پس آپ اس میں بھی فیل ہیں۔ اور خُلق محمدی کا تو ایک شمہ بھی مرزا جی کے اندر نہ تھا۔ حضرت نبی صلعم کے اخلاق حسنہ کا ایک عالم مداح ہے یہانتک کہ دشمنوں نے بھی اعتراف کیا ہے۔ اس کے مقابلہ پر مرزا جی کے اخلاق اور ان کی بدگوئی دیکھنی ہو تو رسالہ "ہندوستان کے دو ریفارمر" در رسالہ

[له] اخبار بدر ۶- جولائی ۱۹۰۵ء ۱۲ منہ

"تعلیمات مرزا" مؤلفہ حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری ملاحظہ ہوں۔

یہ نہیں کہ مرزا جی نے اپنے مخاطبین عام خاص کو ہدف دشنام بنایا ہے بلکہ انہوں نے تو روح اللہ نبی اللہ حضرت مسیح علیہ السلام پر بھی ان الفاظ میں حملہ کیا ہے۔

"مسیح کا چال چلن ہی کیا تھا۔ ایک کھاؤ۔ پیٔو۔ شرابی۔ نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار۔ متکبر۔ خود بین خدائی کا دعوےٰ کرنے والا" صـ۲۱ تا صـ۲۴ مکتوبات احمدیہ جلد سوم)

پس مرزا صاحب کا اس روایت سے جس میں کسوف خسوف کو امام مہدی کی علامت بتایا گیا ہے استدلال کرنا از سرتاپا باطل ہے۔

(سوم) مذکورہ بالا دلائل کے علاوہ مرزا صاحب کے مہدی معہود نہ ہونے پر یہ بھی دلیل ہے کہ خود انہوں نے ہی اس روایت کسوف خسوف کا ذکر کرتے ہوئے بعض بزرگوں کے اقوال اپنی تائید میں نقل کئے ہیں جن سے مرزا جی کا غیر صادق ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً انہوں نے ایک قول یہ نقل کیا ہے کہ

"صاحب رسالہ حشریہ نے بھی یہ بیان کیا ہے کہ یہ کسوف خسوف رمضان میں ہوگا اور اس کے بعد مہدی مکہ میں شناخت کیا جائیگا" (صـ۲۱ نجم الہدیٰ)

حالانکہ مرزا صاحب کا مکہ میں شناخت کیا جانا تو کجا آپ کو تو اس مقدس خطہ میں داخلہ بھی نصیب نہ ہوا۔ حالانکہ ایام الصلح اردو کے صـ ۱۶۸/۱۶۹ پر حدیث نبوی کی رو سے لکھا ہے کہ

"ہمارا حج تو اسوقت ہوگا جب دجال بھی کفر اور دجل سے باز آکر طواف بیت اللہ کریگا۔ کیونکہ بموجب حدیث صحیح کے وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہوگا"

ناظرین کرام! ان ہر دو عبارات سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کو کیا بحیثیت مہدی کہلانے کے اور کیا بحیثیت مسیح موعود بننے کے ضرور ضرور مکہ شریف میں وارد ہونا تھا۔ اور چونکہ آپ کو وہاں جانا نصیب نہ ہوا اس لئے آپ وہ مہدی جن کی علامت کسوف خسوف تھی، اور وہ مسیح موعود جن کی علامت حج بیت اللہ تھی، نہیں ہیں۔

(چہارم) پھر اسی نجم الہدیٰ میں لکھا ہے

"صالحین سے یہ بھی روایت ہے کہ مہدی اسوقت پہچانا جائیگا جب بہت سے نشان آسمان سے ظاہر ہونگے۔ مگر اوائل میں اس کی تکذیب اور تکفیر ہوگی۔ اور دجل اور تلبیس اور افترا اس کی طرف منسوب کیا جائیگا × × × پھر اس کی قبولیت زمین پر پھیلائی جائیگی۔ پس مومنوں سے دو آدمی ایسے نہ پائے جائینگے کہ اس کو مدح و ثنا کے ساتھ یاد نہ کرتے ہوں" (صفحہ ۲۱)

ناظرین! یہ عبارت بالکل فیصلہ کن ہے۔ اگر یہ تمام علامات مذکورہ مرزا صاحب کے اندر پائی جائیں تو آپ سچے ورنہ نہیں۔ سنئے اس میں ابتداءً بقول مرزا "مہدی کی تکذیب اور تکفیر ہوگی" لکھا ہے۔ اور آخر میں اس کی قبولیت عامہ کا مذکور ہے۔ یہانتک کہ دو مسلمان بھی اس کو برا نہ کہتے ہونگے۔

مرزا صاحب کی جیسی ابتداءً تکذیب و تکفیر ہوئی تھی، اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ چڑھ کر اب ہو رہی ہے۔ اور مرزا جی کے ماننے والے چند نفوس کی تعداد میں محدود ہیں۔ حالانکہ مسلمان (بقول مرزا) پچانوے کروڑ ہیں (دیکھو مکتوبات احمدیہ جلد سوم صفحہ ۳۲) جو سب کے سب ان کے مخالف، مکفر، مکذب ہیں۔ اسی طرح جیساکہ شروع شروع میں آپ کی طرف دجل تلبیس و افترا منسوب کیا گیا اسی طرح آج بھی یہ تمام اوصاف ان کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ جن کا ثبوت بھی نہایت قوی ہے[۱]۔ خود راقم آثم نے اس مضمون

[۱] کذبات مرزا دیکھنے کیلئے رسالہ "تعلیمات مرزا" مصنفہ فاتح قادیان حضرت مولانا مولوی محمد ثناء اللہ صاحب مدظلہ ہو ۱۲ منہ

کسوف مرزا میں کئی ایک افترا۔ دجل۔ تلبیس۔ کذبات و بہتانات ان کے ظاہر کئے ہیں۔ اور کئی ایک آیندہ اس مضمون میں ظاہر کئے جائینگے۔ پس آپ خود اپنے مقرر کردہ معیاروں پر غیر صادق نکلے ہیں۔ اس لئے آپ وہ مہدی نہیں ہیں جن کی آمد احادیث میں بتلائی گئی ہے:۔ (باقی دارد)

مرزا صاحب کا الہامی مصلح موعود پیدا ہو گیا

"مرزا صاحب کا بویا ہوا تخم پھل لا رہا ہے۔ قادیان میں ایک شخص احمد نور کابلی مدعی نبوت و رسالت پیدا ہوا ہے جس کو قادیانی جماعت باوجود صالح صاحب الہام ماننے کے مخبوط الحواس کہتی ۔ چونکہ مرزا صاحب کا بطور مرکز کے دونوں جماعتوں سے مساوی تعلق ہے، ناممکن ہے کہ قادیانی جماعت فیضیاب ہو اور لاہوری نہ ہو اسلئے لاہوری جماعت میں سے ایک شخص شیخ غلام محمد نامی پیدا ہوا جس کا دعویٰ ہے کہ میں وہ مصلح موعود ہوں جس کی بابت مسیح موعود مرزا صاحب قادیانی نے پیشگوئی کی تھی۔ ان صاحب کا سلسلۂ اعلانات ۱۶ تک پہنچ چکا ہے آیندہ اس پر مفصل روشنی ڈالی جائیگی۔ مندرجہ ذیل مضمون سمجھنے کیلئے اتنی تمہید کی ضرورت تھی۔ اس کے بعد پڑھئے" (مدیر)

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں جناب مرزا صاحب نے اپنا ایک بیٹا پیدا ہونے کی بذریعہ الہام پیشگوئی کی تھی۔ اور اس کی بہت سی صفات بیان کرنے کے بعد تحریر فرمایا تھا

"فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء"

گویا جسطرح مرزا صاحب تمام انبیاء کی صفات حسنہ کے جامع تھے، اسی طرح سے وہ لڑکا جملہ صفات خداوندی کا جامع اور جسطرح خود سارے نبیوں کے مثیل جری اللہ فی حلل الانبیاء تھے اسی طرح وہ مولود موعود مثیل اللہ ہو گا حقیقۃ الوحی میں یہ